

REGISTERED. NO. A. 783
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE TO OTHERS
OUDH PUNCH
LUCKNOW
1925
WEEKLY
جلد ۱۲
دوازدہم
जीलद
न: १२
M. B. KHAN
ARTIST
DOGAWAN
LUCKNOW

جلد ۱۲ نمبر ۳۲

مضامینِ غیر

(۲۶۔ اگست ۱۹۳۶ء)

ڈسٹرکٹ بورڈ کا ہے خوب نظام
ہر سڑک ہے عدوئے خاص و عام

حضرت گھنٹے۔ دہی سال کے اندر و درمیان اور بیچ و بیچ والی کالی یعنی بالکل سیاہ یعنی سراپا تاریک جمعرات کو اپنے ایک مہربان کے ساتھ تو خیر تھا "زنانہ ہو" تو جہان آباد جانے کی شان لی جنجیرہ (چنانچہ) چھ بجے شام کو روانہ ہوکر سات بجے شام کو بندکی روڈ ریلوے اسٹیشن پر پہونچ گئے اور شیطانی چرخے یعنی اکے پر سوار ہوکر جہان آباد (جسکا فاصلہ چودہ میل ہے) چلدیئے ابھی ایک میل بھی سفر طے نہ ہوا تھا کہ اکبارگی آقا بوا پکار بندہ گرا آواز آئی کہ ... لاحول ولا قوۃ بہت تری سڑک کی دم میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا خدا کئے ہو سے کچھ بچھڑ میں حضرت اٹھ کھڑے ہوئے۔ کمبخت اکہ بڑے بڑے گڈھے کیا بیچ بیچ سڑک میں ہیں کہ یکہ پر سنبھلنا دشوار ہوگیا حضت! یہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا طفیل ہے بچنے کی بات نہیں غیر صاحب کچھ دن سے کچھ اچھا اکثر پڑ رہا ہے۔ اس اندھیری رات میں جوش کھا جانے سے یہ فیض ضرور ہوا کہ ہشیار ہو کر بیٹھ گئے اب زمین بوس ہونے کو تو امکان نہ تھا لیکن قسم ڈسٹرکٹ بورڈ کی جیرہ دستی و بےمہری کی قدم قدم پر ایسے ایسے خوفناک گڈھوں سے مڈبھیڑ ہوئی کہ جہان آباد پہونچتے پہونچتے ہڈیوں کے جوڑ بند علٰحدہ علٰحدہ ہونے کے بعد ... میں اتر گئے غنیمت ہے کہ جہان آباد کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور جو صورت و لباس کی گت بلکہ درگت بنی سکتے ہی کیا ضرورت ہے یہی دیکھنے والا دیکھے اور سمجھے۔ اب تو جناب مدیر محترم کی یہ رائے ہے کہ مرزا جی جس قدر بدمعاشی کے چالان جہان آباد سے کریں اور عدالت ملزم کو سزا بھی دینی چاہے تو بجائے قید بامشقت کے یہ حکم دیا جائے کہ ملزم بندکی روڈ اسٹیشن سے جہان آباد کے تھانہ تک اکہ پر بیٹھ کے سفر کرے یقیناً اس سزا کی مصیبت کبھی فراموش نہ ہوگی اگر اس سخت سزا کے بعد ملزم کی بدمعاشیاں باقی رہجائیں تو ہمارا ذمہ۔ جیل کی سزا تو ایسی نامعقول سزا ہے کہ لوگ سال چھ مہینے کاٹ کر ہنسی خوشی چلے آتے ہیں اور پھر اسی جرم کے مرتکب ہوتے ہیں علاوہ اس کے گورنمنٹ کو خوراک کا خرچ فضول برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہ جہان آباد والی سزا وہ موذی اور سخت ترین عذاب ہے کہ اول تو ملزم اس قابل ہی نہ رہجائیگا کہ پھر بخیریت واپس آجائے اور اگر سخت جانی واپس بھی لے آئی تو دوبارہ کسی جرم کا ارتکاب مشکل و دشوار ہوگا۔ ایسی سزا سے سرکار بھی فائدے میں رہیگی اور پولیس کا کام بھی کم ہوجائے تو تعجب نہیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اگر کوئی صاحب اپنی رفیق زندگی کو "دردزہ" کی ناقابل برداشت تکلیف یا دایہ کی منت کشی سے بچانا چاہتے ہوں تو فوراً سے پیشتر بندکی روڈ سے اکہ پر جہان آباد چلا کریں اگرچہ خداوندان ڈسٹرکٹ بورڈ نے تو بغیر مدد تابلہ قبل از وقت ٹی باؤن لی باؤن کی دل خوش کن آوازیں سنائی دینگی۔ تیسری رائے یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکا ضرورت سے زیادہ کھلنڈرا ہو اور لہو لعب میں اوقات ضائع کرتا ہو تو اسکے سرپرست کو لازم ہے کہ جلد سے جلد بندکی روڈ ریلوے اسٹیشن سے اکہ پر لاد کے جہان آباد تک چالان کردے۔ بھئی اگر راہ چوکڑی نہ بھول جائے تب ہی کہنا۔ ہڈی ہڈی اپنی جگہ سے کھسک کر توبہ کرادیگی شاید بھیائی سے پھر کھیل کود کا ارادہ کرے تو کان میں چپکے سے کہہ دیا جائے کہ اگر اب پڑھنے سے جی چراؤگے تو پھر جہان آباد کی سیر کرائی جائیگی یقین تو یہ ہے کہ سنتے ہی بخار آجائیگا کھیلنا کیسا؟ چوتھی رائے یہ ہے کہ جن حضرات کی گاڑی یا تانگے کا ٹٹو (جانور) انتہائی درجہ کا شریر ہو وہ صرف بندکی روڈ سے جہان آباد تک "جوت" دیجئے اگر دو ہی تین میل کے بعد جھینپ ہو کر گردن نہ ڈالدے تو سہی مگر یہ شرط ہے کہ گاڑی یا تانگے کے ٹھہرا ہونے ... بریک مرمت کیلئے اور ... کی مرہم پٹی کے واسطے پہلے کچھ نقد دام جمع کرے کیونکہ جہان آباد تک کم سے کم ... جگہ ... کہ آدھی راہ کا زخمی ہوجانا لازمی ہے ... ہلانے "ذدوجہ" کا سودا ہے یعنی یا مرض غائب یا مریض دو یہ کہ اگر کسی کی نانت کھسک گئی ہو یا دائمی امراض سے پیٹ کو نقارہ بنا رکھا ہو تو جا کر بندکی روڈ چلا جائے اور پھر اکے پر جہان آباد کا راستہ لے امید تو یہی ہے کہ دو ہی میل کے اندر اندر نانت ٹھکانے لگ جائیگی ورنہ مریض کا ٹھکانے لگ جانا کوئی تعجب خیز بات نہ ہوگی اور ریاحی مادہ تو دنیا ہوا ایسا کافور ہوجائیگا جیسے خداوندان ڈسٹرکٹ بورڈ کا انصاف۔

بھیا پنچ! یہ چند سطور اپنے معزز اخبار میں درج فرما کر ممنون فرمایئے کیا عجب ہے کہ آپ کی یہ ادنیٰ توجہ خلق اللہ کے آرام کا باعث ہو۔ باقی پھر کبھی دیکھا جائیگا۔ والسلام

راقم سرکوب فتحپوری

بے اصل مشہورات

"رقیب خود غلط ہیں کیا دیتے ہیں بے پر کی"

نمبر ۹

الناس اعداء ما جہلوا۔ عرب کی مثل ہے کہ انسان جس بات سے جاہل ہوتا ہے اسکا دشمن ہوتا ہے۔ یہ مثل شاید کسی پڑھے لکھے مرد نے اپنی ... بی بی کے بارے میں کہی ہے۔ میاں نے مارے ہوس کے شادی کی یا ماں باپ نے طالب علمی کی حالت میں پکڑ دھکڑ کے جورو کا ... میں باندھ دیا امتحان ... کورس کی کتابیں ... سب پر نظر ڈالتی ہے۔ تمام وقت کتب بینی میں صرف ہوا بی بی کے ... جمال کی خوشہ چینی میں غفلت ہوئی پہلے تو وہ بیچاری خاموش رہیں جب کسی قدر شرم کم ہوئی تو کتاب ہاتھ سے چھین کے پھینک دی میاں صاحب تعزیرات ہند میں ... کے نکات حل کرنے کے ... میں گھنٹہ ... تو چلا کے کہنے لگے "الناس اعداء ما جہلوا" ... کو ہر گز کتاب ... دشمنی نہیں ... میاں سے دوستی ہے اگر وہ ... میں بی بی کو شریک غالب کتاب کو نہ بناتے تو یقیناً کتاب کے ورق سلامت رہتے۔

یا کسی ایسے عالم کے دماغ کا نتیجہ ہے جو بے علم ہو اور ان کو گرویدہ نہ کر سکا اور اپنی بات کوئی نکتہ سمجھا نہ پایا ہو۔ مثلاً کرم الناس اعداء ما جہلوا اسے بہت سے لوگ آدمی دیکھے ہیں جنہوں نے طلب معاش میں سیکڑوں لکھنؤ کر لیا اور تھاہیں جو تیاں چٹخاتے پھرے مسجدوں میں رہ گئے۔ ابو العلوم موید الدین مبلغ الاسلام معین الامۃ قاضی مفتی مولوی مولانا علامہ کے دم گزرتے نام کے ساتھ جوڑے مگر موذن کی جگہ بھی نہ ملی تو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ الناس اعداء ما جہلوا فرمائیں اور مرگ مایوسی کی زحمت سے اپنی جان بچائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ جتنی دشمنی عالموں کے ذہن میں ہوتی ہے اوتنی جاہلوں میں نہیں ہوتی۔ جاہل ہوں تو عالم ان کو پوچھے کون ہر جا بجا چراغ میں رہتے ہیں یہ سب کچھ جاہلوں ہی کا صدقہ ہے ... [illegible] بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں ان لوگوں کا وہ پیسہ لگا ہے جو اپنا نام بھی لکھنا نہیں جانتے۔ [illegible]

وہ کیا بات ہے ... [illegible] یہ ... پر سوں بحث ... ابھی دس برس پہلے ... کی بات ہے کہ وہ میرے شاگرد ہے ... اور چوٹ ... آج علامہ بنے ... اور ہمیں ... گیا ہے۔ وہ دن بھول گئے جب مسئلہ ... ضرب زید عمرو ... اور ہمیں سمجھایا وہ کہتے تھے ضرب فعل ہے زید فاعل ہے اور عمرو مفعول ... میں کہتا تھا کہ یہ سب ... پولیس کے حوالے ضرور کر دینا چاہیے ... [illegible]

وقرآن و فقہ ... مولانا ... اور مولانا ... کی ... بہتر اگر کوئی ... نام لیتا ہے تو ... ہو جاتے ہیں۔ آیات غلط پڑھتا اور ان کی تفسیر گڑھ لیتا۔ محض قیاس پر حدیث صحیح کو ... حضرت کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

عالمانہ وضع قطع کا اختیار کرنا ... کی نیت سے بھی ہو تو ... علم کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔ بال کی کھال نکالنے والے ... جن ... کریں تو



... آنے والے نہیں۔ کیا معنی کہ ... جھوٹ ... میں ہو گیا ہے ... اور سچ میں ... اگر کوئی ... تو وہ ... منصف ... موجود ہے انسان ... ہوتا ہے اور ... مشہور ہے کہ جھوٹ اور سچ کو ایک ہی ... اتفاق ہوا جھوٹ نے اپنا سیاہ لباس اور سچ نے اپنا سفید لباس اوتار دیا ... [illegible]

آپ آئے تو ہم برخاست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چینی کے برتن مہیا کیے گئے ہیں اور اب خوب گھوڑ نکلتی بیکار ہو گیا۔ اور میاں مجوبت ما قبا بچہ عام نہیں تو گھوڑے کے گرتے توڑتی اور گھنٹے لیس تھیلی بازھی بڑھا کے کچ تک پہنچے اور آج تک گلے پر برتنوں کے ہاتھوں فروخت ہوتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ جوٹ کو بچ کا لباس پسند آیا تو یہ بچ کی عداوت پر محمول نہیں ہو سکتا اور جہل نے علم کی شان اختیار کی تو جہالت سے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

نفرت وعداوت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جہل سے عداوت ہو اور علم کا حامی ہے۔ جاہل ہمیشہ علماء کی طرف رجوع کرتے ہیں عالموں کے ہاتھ چومتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ انھیں سے فتویٰ لیتے اور قانون کا ستون مقرر کرتے ہیں۔ اونھیں دقائق دیتے ہیں۔ اگر یہی دشمنی علم ہے تو یہی بات۔ اسمیں شک نہیں کہ بعض واقعات تاریخ میں ایسے بھی موجود ہیں جن پر یہ مقولہ منطبق ہوتا ہے۔ مثلاً بعض علماء بیچارے جاہل بادشاہوں کے ہاتھوں ظلم و جور میں مبتلا ہوئے مگر ان واقعات میں بھی بغض علم کی عداوت کچھ نہیں ہے ذاتی اغراض بھی ہیں۔ آج ان لوگوں کی اولاد گشت کرتی پھرتی ہے جو کل تک [illegible] کو کھید [illegible] ہو کس [illegible] حکم حیدر [illegible] جیب کو پیٹ کھٹے کیا یہ دلیل عداوت ہے؟

دوسری صورت دیکھیے تو معاملہ برعکس نظر آتا ہے یعنی لوگ جن چیزوں کی بھلائی برائی سے جاہل ہیں ان سے عداوت زائل رہتی ہیں مثلاً انگریزی طرز آمد و برد و معاشرت کو اختیار کر رہا ہے کہ اس کی خوبیاں پیش نظر نہیں ہیں اور اپنی پرانی چال چھوڑ بنا جا رہا ہے کیونکہ اس کی خوبیاں اچھی طرح معلوم ہیں۔

انہیں ایام جب ہندوستانی طرز پر کوئی دولھن دولھا سنواری جاتی تھی تو مکان کیا محلہ تک مہک جاتا تھا وہ خوشبودار بنادہ سوندھی سوندھی نکہت وہ گگری [illegible] پیٹ [illegible] کو سرد کر دیتی تھی۔ آج ان کی جگہ [illegible] کیمیاوی [illegible] صابون [illegible] نے حاصل کر لی ہے۔ صابون کا ہوا چڑھا اگر

اور وہ غسل سے محروم رہا تو مکان سڑ گیا۔ بیگم جیسی ہوئی تھیں بن گئیں ناک نہیں دکھائی۔ ساری کیا گلی ستا کر [illegible] نے شکار ماہی کا جال کھولا۔

پانی سے آبدست لینے کو دستور خواب کاغذ سے پونچھ پانچھ ہوتی ہے۔ نجاست بھری رہ جاتی ہے۔ غرض کیجیے کثرت شکار کی وجہ سے صاحب کو ایک روز مہلت غسل [illegible] نہ ملی تو بغلوں کی خوشبو پاس بیٹھنے والے کو دیوانہ کیے دیتی ہے۔ صاحب قریب ہو کے نکلا اور رومال سے ناک بند کرنے کی ضرورت ہوئی۔

بعض آپریشن کرنے والے ڈاکٹر ناقل ہیں کہ جو بیگم کا آپریشن کرتے ہیں [illegible] کی ذخیرہ کی ہوئی نجاست کی پپڑیاں گری پڑی ہیں۔ اسے کیوں نہ وارد ہی صاحبیت؟

اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ بیگم کی خوشبو سے کیا ہندوستانی بیگم واقف نہ تھیں؟ یا پانی کے فوائد کا ہندوستانی صاحب کو علم نہ تھا؟ کیا ترک و اختیار سے نفرت و محبت کا ثبوت نہیں ملتا؟

کسی محسوس یا معقول چیز کے ضرر و نفع سے مطلع ہو جانے پر جہل کا اطلاق باقی نہیں رہتا۔

مہاتما گاندھی جی جب تک اردو سے واقف نہ تھے اسوقت تک اردو کے دشمن نہ تھے قید خانے میں [illegible] اردو سیکھی اور ان کے خوبصورت خط کا فوٹو شائع ہوا اور واقف ہونے کے بعد اردو سے نفرت ہوئی اب [illegible] ہیں [illegible] اگر یہ [illegible] صحیح ہوتا تو اردو سے عدم علم کے زمانے میں یہ دشمنی ظاہر ہوتی۔

انگریز شادیاں اب تک ہندوستان میں ہوتی ہیں جورو خاوند کے [illegible] جاہل۔ خاوند جورو کی شکل سے ناواقف۔ جب تک عدم علم کا عالم طاری رہتا ہے [illegible] پیار محبت کا برتاؤ جاری رہتا ہے۔ ادھر جوہر کھلے ادھر عیوب پر کھل آئے وہاں ہیں کدورت پیدا ہوئی عداوت کا گھور بلند ہونے لگا۔ علیٰ ہذا القیاس صاحبزادے جب تک نابالغ رہتے آنکھوں آنکھوں کرتے ہیں ماں بھی فدا رہتی ہے باپ بھی نثار ہوتا ہے۔ جب ہوش سنبھالا پیٹ سے پاؤں نکالے آنکھوں کا [illegible] ہونے کا ارمان [illegible] اور جہل کھلا وہ چار مرتبہ قبلہ و کعبہ کی گی نماز معشوق ادا کرنے کے لیے

لکڑی ہی سے سیدھی کی گئی اور ہر طرف نفرت شروع ہوا۔ اماں کہتی ہیں اسے بیاہ آج کو وہ [illegible] ہوتی تو اچھا تھا۔ بابا کہتے ہیں خدا کی مار اس ملعون پر [illegible] نے تو نخنوں چنے چبوا دیے۔ کمبخت [illegible] کے ناز ماں باپ سے اٹھواتا ہے۔ اماں کی [illegible] ہے۔ پڑھنے بٹھایا تو استاد کی چندیا توڑ کے بھاگا۔ کام پر بٹھایا تو کام واپس آیا۔ ملعون شرابی جواری ہو رہا ہے [illegible] پولیس کے آدمی آ کے آواز دیتے ہیں کہ گھر پر ہے یا نہیں۔ ابھی پرسوں نیک چلنی کی نقد ضمانت مکان گروی کر کے ادا کی ہے۔ ہائے کیا کروں۔ کس ناز نعمت سے پالا اور کیا نتیجہ پایا۔ صاحبزادے فرماتے ہیں۔ بڑے میاں ہوش میں آؤ تم بیچارے کسی کو کیا پا ہو گے۔ کبھی [illegible] بالکل بے چپ کے بیٹھے رہو نہیں تو دونگا ایک جھانپڑ کہ سیدھا ہو جائیگا۔

آپ ہی فرمائیے یہ عداوت بحالت جہل تھی یا بعد علم پیدا ہوئی۔

داتی [illegible]

راقم :- [illegible] سفر

طاقت دہلی

اس نئے ہفتہ وار پرچے کے دو نمبر ہمیں نا ہو چکا۔ پرچہ قد قامت اور صورت ترکیبی میں ریاست دہلی کا نقشہ معلوم ہوتا ہے۔ اصل مضامین سے زیادہ تجارتی اشتہار حاصل کرنے میں آج نہیں تو کل یہ ریاست کا چھپا یہ ہو جائیگا لکھائی چھپائی کا [illegible] بھی خوب ہے۔ صرف چار صفحے تصویروں کے نہیں ہیں رفتہ رفتہ یہ کمی بھی باقی نہ رہے تو کچھ عجب نہیں طاقت آنے دیکھیے۔ ناظرین کی تفریح کے لیے متعدد قصے ہر ہفتہ شائع ہوتے ہیں۔ آجکل ہندو مسلمانوں کے آپس کی جوتی بیزار کی پرچوں کی [illegible] بھی جاتی ہے شکر ہے کہ یہ [illegible] کی بیماری میں مبتلا نہیں ہے۔

نمبر ۲ میں "قرمن امن میں آگ لگانے والے ہمارے ننگ وطن معاصرین" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے اس مضمون میں ایسے اخبار نویسوں کو معاندانہ [illegible] گئی ہیں جو نفاق کے بیج بو رہے ہیں

ہوش ہو گئے اور اس طرح اپنے دوزخ کے واسطے ہندو مسلم [illegible] کرتے ہیں۔ یہ مضمون عمومیت کی حالت [illegible] "اودھ پنچ" [illegible] شاید کسی مضمون کی سرخی میں دیا گیا ہے مقتولین کی تعداد غلط لکھدی یعنی ایک ہندو مقتول کی جگہ دس ہندو مقتول لکھ گیا۔ اگر فی الحقیقت ایسے اخبار نویسوں کو نگاہ رافت دیکھنا مرغوب نہیں ہے تو اڈیٹر صاحب کو دس پانچ مسلم اخباری [illegible] کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے تھی اور جہاں "پنچ" کا نام لیا تھا وہاں دیگر مسلم معاصرین سے بھی تھوڑی سی باز پرس کر لینی تھی۔ بایں معنی کہ ان کے مضامین کی سرخیاں کتابت کے سہو سے نہیں بلکہ عمداً نہایت مفسدہ انگیز ہوتی ہیں۔

ایک بڑی لمبی رات کو اندھیرے میں سوتے سوتے اٹھیں اور بولائی ہوئی پیشاب کرنے بیٹھیں [illegible] زمین پر آرام کر رہے تھے [illegible] ٹھوکر لگی بیچاری بے طاقت تھیں [illegible] گر گئے [illegible] مسئلہ [illegible] کی دوستی لاش کی [illegible] ہو رہی اور بات ہو رہی تھی [illegible]

[illegible] فاسد کی جڑ ہے۔

[illegible]

[illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

بس دل شکستہ ایم ز آسودہ خاطری
یارب کہ عافیت پے آزار کس مباد

ایک مرید اپنے پیر کے پیچھے پڑ گئے کہ حضرت خدا کے لیے مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جس سے مردہ زندہ ہو جائے پیر صاحب نے بہتیرا سمجھایا مگر یہ کب مانتے ہیں۔ آخر انھوں نے چلہ کھنچوایا جب عمل پورا ہو گیا تو ان سے کہا [illegible] آزادی ہوئے وقت ہی عمل تمھاری جان لیگا۔ مرید صاحب بغلیں بجاتے گھر کی طرف چلے راہ میں ایک جنگل پڑتا تھا اتفاق سے وہاں ایک شیر کی مردہ لاش پڑی تھی دل نے کہا عمل کی آزمائش کرنی چاہیے دعا پڑھ کے جو دم کرتے ہیں تو میاں شیر دم ہلاتے کھڑے ہو گئے۔ خدا جانے کب کے بھوکے تھے سامنے لقمہ لذیذ جو نظر آیا تو انھیں پر چوٹ کر بیٹھے۔ عامل صاحب ایک ہی ڈکار میں رد عمل اور عمل دونوں فراموش کر چکے تھے شیر نے دوبارہ حیات بخشی کا احسان نہ مانا بھگتے ہی رہے۔

"میاں شیر [illegible] بڑا صاحب کہاں عامل ہوں [illegible] تو فاتحہ ہو جاؤ گے۔"

اور [illegible] ایک ہی [illegible]

[illegible] مسٹر محمد علی [illegible] حکومت کے اس اعلان پر بغلیں بجا رہے ہیں کہ منتخب حکومت تعزیرات ہند کی [illegible] اب میں [illegible] ایک گھر کی [illegible] صاحب بعض پیچے تو امین کے استعمال کو نظر انداز کیا ہے اس [illegible] خوش نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں اگر یہ سب موجود ہیں تو [illegible] بہت [illegible] اور ایک مذہب دوسرے مذہب کی تنقیص بھی ضرور کریگا۔ یہ تنقیص کسی کی [illegible]

[illegible]

سیشن جج صاحبان ہندو اور الہ آباد ہائی کورٹ کے تمام جج بھی ہندو ہیں گورنمنٹ بھی اسلام کی دشمن ہے۔ جناب مولانا عاشق رسول سرفروش اسلام امیر شریعت مفتی شیخ [illegible] صاحب جنکے علم کی تفصیل بارہ بنکی سے فتحپور تک ہے بہت بڑے عالم ہیں آپ کی نیت نے کفار کے ناجائز حملے اسلام پر گوارا نہ کیے اور تبلیغی جہاد پر آمادہ ہو گئے جو کچھ انھوں نے تحریر فرمایا بالکل بجا و درست ہے اور حکومت نے ان کو گرفتار کرکے مذہبی آزادی میں جو ناجائز مداخلت کی ہے وہ رنگ لائیگی۔ یہ قانون ہرگز ماننے کے قابل نہیں ہے اسلیے کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ بارہ جلسے کر چکے پہلے جلسوں کا [illegible] ہوئی مگر [illegible] یہ نتیجہ بیکار رہا۔ مولانا [illegible] کا انکار ہو گئے جیسے ان کے [illegible] اپنے پیر سے حاصل کیا تھا۔

اسوقت [illegible] اس دفعہ [illegible]

نوٹس بغرض ظاہر کرنے وجہ کے کہ اجرا

کیوں نہ کیا جائے

[illegible]

مقام لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

[illegible]



جدید تقریر با تنویر کا انتظار

معتقدین خاص یہ سمجھے کہ عرش کا تارا جو ارون لائینگے — اوس سے ہم اپنے بخت سلجھائینگے
بعضے ہیں ناسپاس یہ سمجھے ڈھول ہوتے ہیں سہانے دور کے — ہم سنینگے جب وہ نزدیک آئینگے

مستفید ہیں آپ بھی ان میں اور جانتے ہیں لیکن جس وقت اس معاملہ بحث کا فیصلہ ہوا وہ حکام کے اختیار میں ہے آج بائیکاٹ جلد دیجیے۔ تصدیق ہے سی حکومت اور بہتر ایک فاضل جج ہائیکورٹ الہ آباد کے ملک میں ڈیمپرٹ کی نسبت تشبیہ کرا ہے تو جناب اس وقت بجز فرض ملاحظہ وقت مزدور وغیرہ جان در دوش کے اور کچھ جانے نہ ہوگی اس قانون کے اور نافذ ہونے دیجیے پھر مخلوقیت پر مفصل بحث کریگے انجانب نے پریس ایکٹ اور دیگر قوانین حال کے بارے میں جو کچھ پہلے لکھ دیا تھا وہ حرف بحرف پورا ہوا۔ کہیں بھی بات کا رونا مجبوروں اور ادھوروں کا کام ہے۔ بہر در شتی طبع باعث ہو جاتے تب کی سند۔

یارب کہ عافیت ہے آرزو کس جا وہ

جدید کارخانہ امیر سازی ہند

بیوقوفوں نے خواہ مخواہ مشہور کر رکھا ہے کہ ہندوستانیوں کے دماغ سے ایجاد کی قوت بالکل سلب ہو گئی۔ واللہ غلط اور بالکل غلط۔ خدا رکھے ہندوستانیوں کو اس گئی گزری حالت میں بھی انھیں ایسی ایجاد کی سوجھتی ہے کہ ایسے جلکو سے کو سات ولایتوں میں بھی نہیں سوجھ سکتی دیکھیے جناب مولوی ابوالکلام صاحب دام مجدہ نے بہار میں امیر الشریعۃ کا پیٹنٹ عہدہ ایجاد کیا ہماری گورنمنٹ مدت سے بہ نو بہ خطاب اپنے ہند کو دیے سیکڑوں گورگھنٹے خان بہادر تصنیف فرمائے بیسیوں نئے نائٹ ذرحلت دیے جنون کو شمس العلما اختراع کیے مگر ؎

وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

یہ دوسری بات ہے کہ "غریب نواز" مجلواری شریف اس عہدے کے بارے میں منطقی حجتیں نکالتا ہے پھر ان حجتوں سے کیا ہوتا ہے منطق بے چاری کی یہ مجال نہیں کہ کسی عہدے کی تعیین میں چون و چرا کر سکے۔ وہ کون ہوتی ہے ہمارے مصالح میں دخل دینے والی۔

مختصر اقتباس مولوی ثناء اللہ صاحب ہندوستان میں ایک امیر المومنین کا رول ڈال رہے ہیں۔ بقول مجلواری اپنی رنگت ڈالی ہے جو جنہاں نہیں کی ہے۔

اگر ... کے سے نوش دماغ زندہ ہیں تو رنگت سے چھپائی اور چنائی سے گندائی میں کچھ دیر نہ لگتی ہے کیونکہ داڑل ہندیا امیر المومنین آپ فرماتے ہیں کہ۔

"پیغمبر اسلام علیہ السلام نے ...... مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب امیر کسی نہ کسی کو بنا کر اس کی اطاعت کیا کریں؟"

اس ارشاد نبوی کی تصدیق یا تکذیب اہل علم کا منصب ہے وہ اس میں پر عقل یا کسی نہ کسی کی توضیح فرمائینگے...... ازجانب تنا نیستم محدث نیم۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:۔

"بس ضرورت مسلمانان پنجاب صاحب ہند کیلئے ایک مثال قائم کرنے کو اتنا کام کریں کہ خاص اشاعت و حفاظت اسلام کے بارے میں ایسے اطاعت کونسی کی بیعت کریں۔"

یعنی "ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ" یعنی اگر کل کا مدارک نہیں ہو سکتا تو جزو ہی کا سہی۔ یعنی اگر کوشش بہت بھاری ہے تو دو تھیں بکی کاڑکے مرد بنا کر و یعنی گھوڑا نہیں ہے تو نہ ہو گورا اور گھر یا اور ضرور خرید لو۔ وہ باتیں (۱) اشاعت (۲) حفاظت اسلام کے بارے میں ہیں اور وہ باتیں کسی نہ کسی امیر کے بارے میں ہیں۔ (۱) اطاعت (۲) بیعت۔

پھر گوہر افشاں ہیں:۔

"وہ امیر یعنی کسی نہ کسی بالکل نہ کر لی ایسا صاحب عقل سلیم اور ہمدرد ہو کر وہ اپنے منصب کو خوب سمجھتا ہو۔ چند آدمی ماہرین شریعت اور واقفان قانون اس امیر کے ساتھ شریک کار ہیں مگر حکم اسی امیر کا ہو"

واقعی حضرت ہندوستان کی آب و ہوا بالکل اس امیر کے موافق ہو گی خصوصاً اس توضیح کے ساتھ:۔

"اس قسم کو امیر بننے کے لیے سب نزدیک کسی بڑے عالم فاضل بیدار پر منحصر نہیں بلکہ حکم ہے کہ ان اوصاف جلیلہ عالم ہو یا بے علم مگر دیانت اور صحیح دماغ رکھتا ہو"

مطلب یہ ہوا کہ افعال اسلام اس سے اپنی چلتی چھپا میں ڈھائی کا کام میں چھپا اور شاد ہو گئے۔ اس وجہ سے کہ چلی چھپا میں بھی ڈھائی کے واسطے نیک بھر اور بدکار زناجن ہونے کی قید نہیں ہے۔ بس از رسین دا اطاعت دست و پابستہ گو وہ ناشی نو وہ امیر ساختہ اول شرکاسے کار شخص اور الحکوم خود خطاب منصب آن علم آخر اجری فرمایند۔ انشاء اللہ اشاعت و حفاظت اسلام در یک دو عمر خواہد شد۔

اس محکوم حاکم نا کا وظیفہ خاص کیا ہوگا ایک:۔

"یہ ارکان اسلام رضا یا شرائط کاروں سے ادا کرے جسم کی طرح مختلف کام سپرد کرے"

اعضائے جسم میں معدہ ایک ایسا عضو ہے جو بدل ما تحلل جمع کرکے تمام جسم کے واسطے غذا بہم پہونچاتا ہے بس اول طعام بعدہ کلام ہمین است اصل مرام والسلام۔

آخری جملہ جسے سن کے کوئی صاحب عقل نفسی ضبط نہیں کر سکتا یہ ہے کہ:۔

"پنجاب لاہور کے سر اصحاب میں سے کوئی ایسا نیاز کے سید غلام بھیک ہوں یا پنجاب کے قاضی سلیمان ہوں یا امرتسر کے ڈاکٹر کچلو ہوں یا لاہور کے مولوی حازی ہوں میں نہایت خلوص اور دل تپاک سے اعلان کرتا ہوں کہ ایسے امیر کی بیعت سب سے پہلے میں کرونگا"

یا ان امارت خواہ! امیری میری گیان کون؟ کا جواب دو۔

اتفاق کی بات کہ اس وقت ہمارے پاس ایک چند ندوی مولوی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ تحریر بالا کو سن کے ہنسے اور فرمایا کہ رسول اللہ ایک شخص کے سوال کے جواب میں



فرماتے ہیں کہ جب میری سنت پر عمل نہ ہو لوگ ایسی راہ
چلیں جو ہدایت کے خلاف ہو اور ایسے داعی لیڈر
یا امام پیدا ہو جائیں جو اونھیں جہنم میں جھونک دیں
تو اوس وقت تیرا فرض ہوگا کہ مسلمانوں کی جماعت
اور اونکے امام کو تلاش کر اور اونکا ساتھ دے۔ اگر
یہ نعمت میسر نہ ہو سکے تو فرقہ بازوں سے کنارہ کش
ہو کے بیٹھ رہ جا ہے اس کنارہ کشی میں تجھے درختوں
کی جڑیں کھا کے زندگی ختم کرنی پڑے۔ اور یہاں یہ
فکریں ہو رہی ہیں کہ ایک امیر نیک ہو یا بد کہیں سے
پکڑ لاؤ اور اسکو امیر یا امام بنا کے اوسکی بیعت کر لو پھر یہ
دیکھ لو کہ اوسکا دماغ صحیح ہے درست ہے یا نہیں۔ چلیے
خدا کا شکر ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی سب مشکلیں
آسان ہو گئیں۔ مگر درون صحیح الدماغ بندے موجود
ہیں۔ بگیرید و امیر سازید۔

المختصرات

گرماگرم خبر ہے یا (ادھوائی) کہ حضرت ابن سعود
جرمن کا سفر ہوائی جہاز پر نہ کرینگے تاکہ ابن سعود کی واپسی
ہوا سے کی بجائی ایک آنکھ کی بصارت کو خطرہ نہ ہو
جائے۔ اور یہ کہنے کو نہ ہو کہ بعد از خرابی بصرہ (بصرہ)
ستہ ختم ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک ہی اڑان میں سلطنت
جہاں کے گرد چکر لگانے کی یہ ابتدائی مشق ہے۔
جیسے دو طرح قیامت میں ایک ذات خاص پیش [illegible]
ہے۔ نقاب پر ذات کسوا کر ایک اور ادعا [illegible]
[illegible]

[illegible]

اتفاق سے حکیم مہدی مرحوم وزیر اودھ حج کو گئے تو جہاز
میں شیخ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حکیم صاحب نے کہا
میں نے سنا ہے کہ آپ گالیاں بہت دیتے ہیں۔ شیخ صاحب
فرمانے لگے بدگوں ولد الزنا اور بخط احرامی کتاب [illegible]
اس جواب سے حکیم مہدی مرحوم کا دعویٰ باطل ہو گیا تو
اون ہندو مسلمان اخبار نویسوں کا جو ایک دوسرے
کو گالیاں دیتے رہتے ہیں یہ قول میں مطابق عمل ہے
کہ گالیاں تو فحاشی و فتنہ انگیزی بڑی چیز ہے اس سے پرہیز
کرو۔ اوسکی شرافت اور اوسکے نطفہ میں فرق ہے جو ایسی
حرکتیں کرے۔ یا انہیں اندیشہ کرو [illegible] جس سے ہم
جو سلسلہ مضامین اصلاح جرائد پر لکھ رہے ہیں منافع
ہونگے۔ اب محل حیرت و حکایت و افسانہ طرازی نہیں ہے۔

ایک اخبار نویس صاحب پوچھتے ہیں کیا حیوانات
مطلق میں کچھ حواس ہوتے ہیں؟ تعجب اس بات پر
ہے کہ پرندے اور چوپائے آئندہ کا حال معلوم کر لیتے
ہیں برخلاف ان کے میاں حیوان ناطق صاحب اپنے
پشت کا حال بھی نہیں جانتے۔ اب ان سے کون کہے کہ
قوت نطق عطا کرنے والے نے سو نعمتوں کی ایک نعمت
یعنی [illegible] کلیات کا مادہ عنایت کر کے [illegible]
[illegible]
حال بذریعہ [illegible] معلوم نہیں کر سکتے تو مقابل [illegible]
بنا سکتے ہیں۔ یہ کچھ کم ہے۔ اگر حیوانات پیدا ہوتے ہی
[illegible]
آپ کو یہ بات [illegible]
درکار رہتا [illegible]
ہے۔ اور [illegible] اگر قوت نطق و عقل سے مستفاد [illegible]
شاید یہ حس تمہیں بھی مل جائے۔ [illegible] انسان
[illegible]

مسٹر لنکا آسٹر نے ایران [illegible] سے
ملاقات [illegible]
ہندوستان کے متعلق [illegible]
[illegible]

چلتے ہی اُسے چکے ہیں [illegible] میں تو یہاں ریڈنگ کے
نقش قدم پر قدم رکھوں گا۔ اب اگر کوئی تازہ سبق پڑھ لیا
ہو تو اوسکا ہمیں علم نہیں۔

مسٹر لنکا آسٹر یہ بھی اچھی خبر لائے ہیں کہ وزیر ہند
لارڈ برکن ہیڈ کو اتنی مہلت ہے کہ اونھیں ہندوستان
کی جانب توجہ ہو سکے۔ اونھیں اون ضروری امور کا علم
ہوتا ہے جنکی فہرست کوئی دوسرا اونکی اطلاع کے لیے
مرتب کرے۔

واقعی اگر یہ صفات ہوتے تو وہ وزیر ہند کیوں مقرر کیے
جاتے۔ وزیر ہند کے معنی ہیں کہ فرصت [illegible] اللہ آج
انھیں کسی ہندوستانی رئیس کی [illegible] جو وہ بناتا
[illegible]
[illegible]
تھا جو اب حل ہوا۔

شوشہ باز حضرات

[illegible]

اشتہار

[illegible]

موسم گرما کا تحفہ

دوا خانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشرون اور عرقیات سے تیار کیے ہوئے شربت جو اپنے اثر میں بے نظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہیں شدت عطش کو دور کرتے ہیں جلد طلب فرمائیے۔

شربت بہار	شربت انفا بموم	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]
شربت [illegible]	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل ..... [illegible]	فی بوتل ..... [illegible]

شربت فالسہ فی بوتل [illegible]

[illegible] جلت گران قیمت کے مقدور کو دور کیجیے ولایتی ایسنس و شکر سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔ قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمائیے اور ربع قیمت جنکی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دوا خانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مثل فیض [illegible] درگاہ جناب سید الرسل علیہ الرحمۃ [illegible]
[illegible]
[illegible] (قیمت [illegible])
حکیم سید محمد نواب بیت الشفا گیا (بہار)

لطف حیات [illegible]
[illegible]
قیمت [illegible]
[illegible] سید عاشق حسین [illegible] دفتر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

مفت! مفت!! مفت!!!
وہ کتاب جسکی ہر ایک کو ضرورت ہے بالکل مفت [illegible]
[illegible]
[illegible] مفت طلب کریں
پتہ وید شاستری جام نگر کاٹھیا وار

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۰۹ء
[illegible] دل کو تازہ کرنے والے [illegible] اودھ پنچ [illegible]
[illegible]
مع محصول
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]
[illegible]
درد رنج کیسری [illegible] دوا قیمت [illegible]
بال سدھا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } بال ہمارا آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۸۳ ۔ ۔   اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۵ء

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے اور

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یعنی

[illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible]

قیمت پانچ روپیہ

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]